



Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

بسم الله الرحمن الرحيم!

الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين وعلى

اله واصحابه الطيبين الطاهرين . اما بعد!

بندۂ امیدوار رحمت غفار، سید محمد عبد الجبار کان اللہ بخد مت اہل اسلام مدعا نگار ہے کہ ان دنوں ایک پرچہ موسوم ”حجۃ اللہ“ شائع ہوا ہے۔ وہ ہرگز اس قابل نہیں ہے کہ اس کے جواب کی طرف کوئی اہل علم متوجہ ہو۔ اگر کوئی اہل انصاف ”حجۃ الجبار“ کو بغور ملاحظہ فرمائے اور من بعد حجۃ اللہ کو دیکھے تو صاف صاف کہہ دے گا کہ ”سوال از آسمان وجواب از ریسمان“ پھر اس پر طرہ یہ کہ محض بیہودگیوں اور فضول باتوں کا طومار ہے۔ ان قادیانیوں نے ایک چمکتی ہوئی روشنی پر خاک ڈالی ہے اور ہدایت کے ایک منور آفتاب پر دھول اڑائی ہے۔ مگر وہ یاد رکھیں کہ ان چالاکوں اور فضول باتوں سے کیا وہ حق کی روشنی کہیں بجھ سکتی ہے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ وہ خاک انہی کے منہ پر لوٹ پڑے گی اور وہ حق کا آفتاب قیامت تک چمکتا رہے گا۔ ”واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون“ لہذا اکثر احباب کی یہ رائے تھی کہ اس کا جواب لکھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ مگر راقم الحروف و دیگر بعض اصحاب کی یہ رائے ہوئی کہ ایک مرتبہ اور اصل امر کی اطلاع عوام کو کر دینی چاہئے اور ان قادیانیوں کی ابلہ فریبیوں اور چالاکوں سے اہل اسلام کو آگاہ کرنا چاہئے۔ تاکہ کوئی مسلمان ان کے دام تزیور میں نہ آئے اور اس فتنہ آخر الزمان سے بچے۔ اس کے بعد پھر اگر وہ لوگ یا وہ گوئی کریں گے اور اپنے نامہ اعمال کی طرح کاغذات کو بھی سیاہ کیا کریں گے تو ہمیں ان سے کوئی سروکار نہیں ہے۔

ناظرین! بغور ملاحظہ فرمائیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے نہ صرف ایک اشتہار بلکہ کئی اشتہاروں اور متعدد کتابوں میں یہ تحریر کی ہے کہ میں ”مثیل مسیح موعود“ ہوں اور مہدی بھی ہوں اور علماء و مشائخین سے جو صاحب مجھے مباہلہ کرنا چاہیں میں تیار ہوں۔ اسی بناء پر اس فقیر سراپا تقصیر نے حسب الحکم حضرات علماء حیدر آباد کن صانہا اللہ عن الشر والفتن۔ ایک رجسٹری خط مندرجہ

لے دیکھو (آئینہ کمالات اسلام ص ۳۳۱، خزائن ج ۵ ص ایضاً) جس کی یہ عبارت ہے۔ ”مباہلہ کی نسبت خود بخود اللہ جل شانہ نے اجازت دے دی۔ اول حال میں مباہلہ ناجائز تھا۔“ سبحان اللہ! مرزا قادیانی جائز کونا جائز اور ناجائز کونا جائز بھی کرتے ہیں۔ تحلیل و تحریم پر بھی ان کا قبضہ ہے۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

رسالہ ”حجۃ الجبار“ بنام معتمد مجلس قادیانی۔ خاص قادیان ہی کو روانہ کیا تھا کہ بعونہ تعالیٰ ہم سب اہل سنت بنظر احقاق حق مباہلہ کے لئے تیار ہیں اور اس کے جواب کا انتظار فلاں تاریخ تک رہے گا۔ پھر کیا تھا۔ رجسٹری کیا پہنچی کہ ایک آفت پہنچی۔ صدائے درخواست کا مضمون پورا ہو گیا۔

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا

جو چیرا تو اک قطرہ خون نہ نکلا

بہر حال ان کے اس سکوت سے یہ نتیجہ تو ضرور برآمد ہوا کہ مرزا قادیانی اپنے دعوے میں سراسر کاذب ہے۔ پہلے تو خود ہی نے مباہلہ کا دعویٰ کیا۔ پھر جب مقابل تیار ہوا تو گریز کر کے سکوت اختیار کیا۔ ماشاء اللہ چشم بد دور۔ حکم، مؤید من اللہ، مسیح موعود، مہدی، امام الزمان کی یہی شان ہے۔ ادھر تو سرگروہ نے سکوت اختیار کر کے دجی ماری۔ ادھر حیدر آباد کے قادیانیوں کو پانچ سال کے بعد غیرت دامنگیر حال ہوئی۔ لکھنے لگے کہ وہ رجسٹری خط چھپواؤ۔ ہم بھی تو دیکھیں کہ اس میں کیا لکھا ہے۔ پس اس احقر نے اظہار حق کے لئے اس خط کو چھپوا دیا۔ جس کا نام ”حجۃ الجبار“ ہے۔ تاکہ علیٰ العموم مرزا قادیانی کی پہلو تہی اور مباہلہ سے پسپائی واضح ہو جائے۔ کیا دلیری اسی کا نام ہے اور کیا مؤید من اللہ کا یہی کام ہے کہ پہلے تو خود ہی مباہلہ کی خواہش کریں اور پھر بوقت مقابلہ منہ چھپائیں۔ واہ صاحب اسی برتے پر مباہلہ کا دعویٰ، پھر منہ اور یہ گرم مصالحو۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ!

اگر سچ ہو تو جو کہے وہ کر دکھائے۔ خدا کے لئے مرد میدان بنئے۔ ورنہ ایسی فضول باتوں اور جھوٹے دعوؤں سے توبہ کیجئے کہ ابھی باب توبہ باز ہے۔ اب آپ ہی سچ فرمائے کہ مقابلہ سے صریح پہلو تہی اور خاموشی اختیار کرنے والا کیوں نہ اپنے دعوے میں کاذب و مفتری سمجھا جائے۔ کون ذی فہم ہوگا کہ ایسے شخص کو سچا مسیح و مہدی تصور کرے۔ مرزا قادیانی کے جھوٹے دعوؤں کے متعلق ”ازالہ اوہام“، ”آئینہ کمالات اسلام“ وغیرہ کتب میں جو کچھ تحریری دلائل لکھے تھے ان تمام ڈھکوسلوں اور فضول باتوں کا جواب تو وقت بوقت علماء اہل سنت نے دے دیا اور مثل ہباء منشور اُکے اڑا دیا ہے۔ جیسا کہ ان تمام کتابوں سے جو ان کے رد میں لکھی گئیں اور شائع ہو چکی ہیں ظاہر و باہر ہے۔ رہا سہا دعویٰ مباہلہ جس کو آخر معاملہ کہنا چاہئے۔ اس میں بھی ان کی ترقی تمام ہوگئی اور بعونہ تعالیٰ ان کی اس خاموشی سے ایسی زک نصیب ہوئی۔ جو ایک دنیا پر کاغذ ختم فی

نصف النہار روشن ہے۔ اب ان کے حیدر آبادی حواریں نے اس ذلت و خواری کے مٹانے اور اپنے سرگروہ (مرزا قادیانی) کی بلاتالنے کے واسطے مردان علی کو مرد میدان بنا کے ایک چوڑی پرچہ ”حجۃ اللہ“ کے نام سے موسوم کر کے یہ مضمون طبع کرایا کہ ہم سے مباہلہ کرو۔ ہم تیار ہیں اور فلاں تاریخ مقرر کی جائے۔ ماشاء اللہ چشم بد دور۔ کیا کہنا ہے مدعی ست گواہ چست۔ سچ فرمائیے کہ یہ دخل در معقول ہے یا نہیں۔ دعویٰ پیغمبری تو مرزا قادیانی کریں اور مباہلہ کے لئے ان کے حواریں کو دیں۔ سبحان اللہ۔ مثل مشہور ہے۔ ”بیل نہ کودا کودے گون“ ان لوگوں کو یہ بھی نہ سوجھا کہ مباہلہ کا مخاطب کون ہے اور سچ میں ٹانگ اڑانے والے کون ہیں۔

اہل انصاف! انصاف فرمائیں کہ ہم اہل سنت کو ان لوگوں سے کیا سروکار ہے۔ ان نادان قادیانیوں کو اتنا بھی خیال نہ آیا کہ بلدہ حیدر آباد میں اہل سنت و جماعت کی حکومت ہے اور یہاں بفضلہ تعالیٰ صاحب علم و اہل بصیرت بکثرت ہیں۔ ہماری اس بیجا دخل اندازی کو دیکھ کر سب قہقہہ اڑائیں گے اور کہیں گے کہ یہ لوگ کیسے بے تکے ہیں۔ ذرا غور بھی نہیں کرتے کہ جب ہمارے پیشوا (مرزا قادیانی) نے مقابلہ سے سکوت اختیار کر لیا۔ جس سے ان کا عجز ثابت ہو گیا ہے تو بھلا ہم کیوں نہ ایسے شخص کی اتباع سے باز آئیں۔ نہ کہ اس کے بالعکس فحشاء۔ ”ہم بھی ہیں پانچویں سواروں میں“ خود ہی کو دکر اپنی جہالت و ضلالت کا آپ ہی ثبوت دیں۔ جہالت ہو تو ایسی ہو، بلاد ت ہو تو ایسی ہو۔ افسوس صد افسوس یہ لوگ باوجودے کہ حق ظاہر ہو چکا۔ تب بھی اس سے چشم پوشی کرتے ہیں اور اپنے جھوٹے پیشرو کے پیچھے آپ بھی خراب ہوئے جاتے ہیں۔ کیا یہی ایمان داری کا نتیجہ ہے۔ نہیں بلکہ فرضی پیغمبر پر ایمان لانے کا ثمرہ ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ کبھی اس حق پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔ کسی کے چھپائے نہیں چھپتا۔ الحاصل جب کہ خود مرزا قادیانی نے باوجود ہم اہل سنت کے آمادہ ہونے کے مباہلہ سے سکوت اور مقابلہ سے پہلو تہی کر چکی ہے، تو اب اس وقت ہم کو کوئی ضرورت باقی نہیں رہی ہے کہ ہم پھر ان کے کسی پیرو کی تحریر کا جواب دیں یا اس کے مقابلہ کی طرف توجہ کریں۔ تاہم اور بھی لیجئے۔ ہم سب شرکاء مجلس اہل سنت اس وقت اس بات کے لئے آمادہ ہیں کہ اگر مرزا قادیانی خود یہاں آجائیں تو ہم ان کے ساتھ مباہلہ مسنونہ برابر کریں گے۔ بغیر ان کے آنے کے کسی اور کو ان کی جائے نہ سمجھیں گے اور یہ بالکل ظاہر ہے کہ جو شخص دین محمدی ﷺ میں خلل ڈالے اور برخلاف اقوال مسلمات علماء سلف۔ نئی نئی باتیں تراش کر اہل اسلام

میں تفرقہ پیدا کرے، اور فساد برپا کرے اور اپنا ایک نیا فرقہ بنائے۔ اسی سے ہم کو مقابلہ و مباہلہ کرنا چاہئے۔ تاکہ احقاق حق اسی شخص مدعی کے مقابل میں ہو اور اس مدعی باطل پر اس کے باطل دعوؤں کا اثر علیٰ رؤس الاشہاد نمودار ہو کر اس کے منٹے سے ایک جہاں کا شر و فساد مٹ جائے، اور اہل اسلام اس فساد و تفرقہ سے محفوظ رہیں اور اپنے دین و ایمان کو ہر طرح کی نئی باتوں سے مامون رکھیں۔ مرزا قادیانی کے حواریین (حیدر آباد کے قادیانیوں) کو چاہئے کہ اگر ان کو دعا کرنے اور میدان میں آنے کا شوق ہے تو بسم اللہ۔ کیا دیر ہے۔ اپنے مصنوعی پیغمبر، اپنے فرضی امام، اپنے پیشرو (مرزا قادیانی) کو بلا کر آگے کھڑا کریں، اور یہ سب اتباع ان کے امتی پیچھے کھڑے ہو کر آمین آمین پکاریں، اور جہاں تک ہو سکے دعاؤں کا زور لگائیں، اور بہ آہ و زاری خوب گڑ گڑا کر پورے ارمان مٹائیں، اور اس میں کسی طرح کا دقیقہ باقی نہ رکھیں۔ تاکہ اس طرف سے بھی ہم اہل سنت محمد رسول اللہ ﷺ کی امت اپنے یہاں کے مقتداء سادات و علماء کرام کثر ہم اللہ تعالیٰ و نصر ہم کے ساتھ ساتھ بالخاص تمام وہ آہ و زاری اس رب العزت ذوالقہر والجلال کی بارگاہ میں عرض کریں کہ الہی، اس جھوٹے پیغمبر، جھوٹے مسیح، مصنوعی مہدی پر پھنکار اور اپنا غضب نازل فرما! اور احقاق حق و ابطال باطل سے اپنے پاک حبیب محمد رسول اللہ ﷺ کے دین متین اور ان کی امت خیر الامم کی حفاظت فرما، اور جھوٹے کو سچے سے ظاہر کر۔ پھر دیکھئے کہ مرزا قادیانی اور ان کو مثیل مسیح ماننے والے اور ان کو ”امام برحق و مہدی موعود“ جاننے والے اور شب و روز ان پر درود پڑھنے والے، ان کی تصویر کی پرستش کرنے والے، دین اسلام میں فساد و تفرق ڈالنے والے نئی نئی باتوں سے قرآن و حدیث کی تاویل کرنے والے، اسلامی علماء سلف و خلف کے مخالف طریقے نکالنے والے۔ مسلمانوں کو کافر جاننے والے ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو حرام ماننے والے غالب آتے ہیں؟ یا نبی برحق حبیب مطلق محمد رسول اللہ ﷺ اور ان کی ذریت و امت اور اس کے علماء و مقتدا بازی لے جاتے ہیں۔ ہم خدائے تعالیٰ سے جس نے اپنے حبیب پاک ﷺ کے دین متین کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے۔ ضرور یہ امید قوی رکھتے ہیں کہ اس صورت میں فوراً حق کو حق اور باطل کو باطل کر دکھلائے گا اور علی العموم دنیا کے پردے سے یہ فساد یہ تفرق مٹ جائے گا۔

بہر حال ہم اس مسنون مباہلہ کے لئے بشرطیکہ مرزا قادیانی بذات خود آئیں۔ اب بھی موجود ہیں رہا یہ کہ ترک غذا کی قید جو ہمارے پہلے خط میں لگائی گئی تھی۔ اس سے صرف یہی مقصود

تھا کہ اس سے دعا میں جلد اثر ہو اور فیصلہ میں دیر نہ ہو اور اس مقدس جناب (جس کی شان انسی ابیت یطعمنی ربی ویسقینی ہے۔ بخاری ج ۲ ص ۱۰۱۲، باب کم التعمیر والادب) کی متابعت سے ایک خاص اثر پیدا ہو اور مرزا قادیانی کی روحی قوت کا حال اور ان کا مؤید من اللہ ہونا ظاہر ہو۔ اس کو اصل مباہلہ کی قید لازمہ سمجھنا قادیانیوں کی جہالت کی نشانی ہے۔ اچھا صاحب ترک غذا یا قلت غذا جانے دیجئے۔ خوب پلاؤ تو رے کھائیے مرغ پلاؤ اڑائیے۔ مگر پہلے اپنے مصنوعی پیغمبر کو تو بلائیے۔ بغیر ان کے بلائے صرف زبانی جمع خرچ اور فضول باتوں سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ چند مہملات و خرافات کو جمع کر کے کسی کا نام انوار اللہ کسی کا نام حجتہ اللہ، کسی کا نام نظر سرسری رکھنا کیا فائدہ ہے۔ خوب یاد رکھو کہ اس سے کوئی نتیجہ برآمد نہ ہوگا۔ ہزار زبان درازیاں کرو۔ ہمارا کچھ نہ بگڑے گا۔ ان امور وافیہ سے عند العقلاء بجز حماقت و جہالت کے کوئی عمدہ ثمرہ مرتب نہ ہوگا۔ عجب

الحمد للہ! حق بات صاف طور سے ظاہر ہو گئی۔ مرزائی چلا اٹھے کہ ترک غذا بدعت ہے اور انوار اللہ کے ص ۳۲۵ پر لکھا کہ: ”یونس نبی دو چار دن کے بھوکے رہنے کے سبب سے ان کی کیا حالت ہو گئی تھی۔ قریب مرگ ہو گئے تھے۔“ افسوس کہ جب اس خرق عادت کی خود میں قوت نہ پائی تو انبیاء کرام علیہم السلام کو بھی اپنا ہم رنگ بنایا۔ کاش مقابلہ کر کے غلامان انبیاء علیہم السلام کی قوت کو دیکھ لیا ہوتا اور خود خس کم جہاں پاک کے مصداق ہو جاتے۔ قوت القلوب اور ”احیاء العلوم“ وغیرہ میں موجود ہے کہ صمدانی چالیس دن میں ایک مرتبہ کھاتا ہے۔ مرزا قادیانی اگر خود ترک غذا سے خوف جان کرتے ہیں تو اچھا ہمارے ہی حضرات سے یہ خرق عادت دیکھ کر اپنے عقائد سے توبہ کریں اور سمجھ جائیں کہ میری قرآن فہمی میں پرلے درجہ کا نقصان ہے اور انبیاء کرام علیہم السلام پر اس طرح کا عیب لگا کر اپنا ایمان برباد کرنا مجھے ہرگز زبیا نہیں۔

کار پا کان را قیاس از خود مکیر
گرچہ باشد در نوشتن شیر و شیر

لیکن مرزا قادیانی اور ان کے حواریین کو صرف زبانی جمع خرچ سے کام لینا خوب یاد ہے۔ خود مرزا قادیانی حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی کے مقابلہ کے لئے تاریخ مقرر کر کے لاہور میں آئے اور بے محل آیت ”ولا تعلقوا بآیدیکم الی التہلکة“ پڑھ کر جان بچالی۔ اسی طرح یہاں کے حواریوں نے بھی اس مقابلہ میں یہ آیت پڑھ دی۔

نہیں کہ مرزا قادیانی کا سکوت کرنا اس بناء پر ہو کہ ان کے حواریین مباہلہ کے لئے آمادہ ہوں اور خود بدولت قادیان میں گلچیرے اڑائیں۔

یہ بیچارے پریشان ہوں اور وہ مزے لوٹیں اور خوشی سے بغلیں بجائیں۔ واہ واہ خوب ٹھہری کہ یارستے چھوٹے۔ اپنی بلا سریدوں نے مول لی۔ لیکن یہ نہ سمجھے کہ حیدر آبادی حواریین نے تو ایک زالی جج نکالی ہے۔ مرزا قادیانی کو ان کی آن بان کے قربان جانا چاہئے کہ ان کی جان کے بدلے اپنی جانوں کو کھپانے اور قربان کرنے کے لئے بظاہر موجود نظر آتے ہیں۔ مگر حقیقت میں انہوں نے وہ چال چلی ہے کہ اپنی بلا مرزا قادیانی ہی کے سر ڈالی ہے۔

چنانچہ (حجۃ اللہ ص ۲۳) میں مباہلہ کا یہ طریقہ بتایا ہے کہ اگر مرزا قادیانی کا کذب ہو تو ہلاک ہو جائیں، اور بصورت صادق ہونے کے شخص مقابل فنا ہو جائے۔ غرض یہ کہ حواریین دونوں صورتوں میں ہر آفت سے بچے رہیں۔ سبحان اللہ! امتی ہوں تو ایسے ہوں۔ چیلے ہوں تو ایسے ہوں۔ دیکھئے ہم پھر کہے دیتے ہیں کہ مرزا قادیانی کا بذات خود آنا مباہلہ کے لئے ضرور ہے۔ اس کے بغیر ہم کسی کی نہ سنیں گے۔ اب اور لیجئے اگر مرزا قادیانی مباہلہ سے بالکل منہ چھپاتے ہیں تو اس سے زیادہ آسان کام ہم ان کو اور بتلاتے اور ان کو ایک دوستانہ مشورہ دیتے ہیں۔ جس کے کرنے سے احقاق حق اور ابطال باطل بخوبی ہو جائے اور مرزا قادیانی کے طریقہ کی شہرت علی وجہ الکمال تمام دنیا میں مچ جائے۔ وہ یہ کہ اب آپ ماشاء اللہ مالدار بھی ہو گئے ہیں۔ حج بیت اللہ آپ پر فرض ہو گیا ہے۔ ذرا مہربانی فرما کر اپنے عنان کو مکہ معظمہ و مدینہ منورہ زادما اللہ شرفاً و کرامۃ کی جانب پھرائے اور وہاں جا کر حج و زیارت بھی کیجئے اور اپنی دعوت بھی پھیلائیے۔

چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ سہ کار

صرف قادیان میں شور کرنے اور کلہیا میں گڑ پھوڑنے سے کیا ہوتا ہے۔ ان مقامات

۱۔ کیونکہ مباہلہ مفاعلہ ہے۔ جو اشتراک کے لئے ہے اور قرآن و حدیث سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ فریقین کو ایک دوسرے کی حضوری میں دعا کرنا چاہئے نہ کہ ایک حاضر ہو اور دوسرا غائب۔

متبرکہ میں جن کے فضائل خصوص قرآنیہ و احادیث نبویہ و اقوال مصطفویہ ﷺ سے ظاہر و باہر ہیں۔ پہنچ کر اپنی مہدویت اور عیسائیت کا اظہار کیجئے اور چونکہ آپ اور آپ کے حواریین بقول آپ کے مستجاب الدعوات و اہل حق ہیں۔ لہذا دعاؤں کی بوچھاڑ لگائیے۔ پھر دیکھئے کیا گل کھلتا ہے۔ اگر وہاں کے علماء و دیگر حضرات آپ کے مطیع فرمان ہو گئے تو البتہ یہ آپ کی سچائی کی بڑی علامت ہے۔ پھر بکثرت علماء و اہل اسلام آپ کے مطیع ہو جائیں گے۔ اگر وہاں آپ کا جھنڈا اگڑ گیا تو کل جہاں آپ کا تابع فرمان ہو جاتا ہے۔ کیونکہ دین محمدی ﷺ وہیں سے نکلا ہے اور آخر وہیں سمٹ کر جائے گا۔

ناظرین! خوب یاد رکھیں کہ مرزا قادیانی جانتے ہیں کہ حرمین شریفین میں ان کی خوب آؤ بھٹکت ہوگی اور وہاں اچھی طرح تواضع ہوگی۔ وہاں تو دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا۔ اتنی مدت کی کی کرائی محنت اکارت جائے گی۔ وہ ہرگز نہ جائیں گے۔ بھولے سے بھی اس طرف رخ نہ کریں گے اور ان کو یہ بھی معلوم ہے کہ دجال مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ میں نہیں جاسکتا۔ جیسا کہ احادیث نبویہ سے بھی ظاہر ہے۔

۱۔ ”وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعاً يَوْشِكُ أَنْ يَضْرِبَ النَّاسُ أَكْبَادَ الْإِبِلِ يَطْلُبُونَ الْعِلْمَ فَلَا يَجِدُونَ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِينَةِ (رواه الترمذی ج ۲ ص ۹۷، باب ماجاء فی عالم المدینة)“ یعنی عنقریب لوگ سفر کر کے طلب علم کریں گے۔ پس کسی کو عالم مدینہ سے بڑھ کر زیادہ عالم نہ پائیں گے۔

”وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعاً أَنَّ الْإِيمَانَ لِيَأْ رِزَالِي الْمَدِينَةِ كَمَا تَارَزَ الْحَيَّةُ إِلَى جَحْرَهَا (رواه البخاری ج ۱ ص ۲۵۲، باب الإیمان یارزالی المدینة)“ یعنی ضرور ہے کہ ایمان مدینہ کے جانب سمٹ کر جائے گا۔ جیسا کہ سُننا ہے سانپ اپنی بل کی طرف۔

”وَعَنْ أَنَسٍ مَرْفُوعاً لَيْسَ عَنْ بِلْدِ الْإِسْطَاهِ الدِّجَالُ الْإِمَكَةُ وَالْمَدِينَةُ لَيْسَ نَقَبٌ عَنْ أَنْقَابِهَا إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِينَ يَحْدُ سَوْنَهَا (رواه الشيخان، مسلم ج ۲ ص ۴۰۵، باب فی بقية من احادیث الدجال)“ یعنی کوئی ایسا شہر نہیں کہ جس میں دجال نہ جائے۔ مگر مکہ و مدینہ کہ ان کے راستوں پر فرشتے صف بستہ ہوں گے اور ان کی حفاظت کریں گے۔

اور لیجئے! اگر آپ اس سفر سے بھی ڈرتے ہیں تو ہم آپ کو اس سے بھی زیادہ تر آسان سے آسان طریقہ بقول آپ ہی کے بتلاتے ہیں۔ جو فقط ایک ہی بات میں احقاق حق و ابطال باطل ہو جاتا اور مسلمانوں کا باہمی اختلاف مٹ جاتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ (ضرورت الامام ص ۱۲، خزائن ج ۱۳ ص ۲۸۳) میں خود آپ لکھتے ہیں کہ: ”غرض جو لوگ امام الزمان ہوں گے ان کے کشف اور الہام صرف ذاتیات تک محدود نہیں ہوتے۔ بلکہ نصرت دین اور تقویت ایمان کے لئے نہایت مفید اور مبارک ہوتے ہیں اور خدائے تعالیٰ ان سے نہایت صفائی سے مکالمہ کرتا ہے اور ان کے دعا کا جواب دیتا ہے اور بسا اوقات سوال اور جواب کا ایک سلسلہ منعقد ہو کر ایک ہی وقت میں سوال کے بعد جواب اور پھر سوال کے بعد جواب اور پھر سوال کے بعد جواب۔ ایسے صفا اور لذیذ اور فصیح الہام کے پیرایہ میں شروع ہوتا ہے کہ صاحب الہام خیال کرتا ہے کہ گویا وہ خدا تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے اور امام الزمان کا ایسا الہام نہیں ہوتا کہ جیسے ایک کلوخ انداز در پردہ ایک کلوخ پھینک جائے اور بھاگ جائے اور معلوم نہ ہو کہ وہ کون تھا اور کہاں گیا۔ بلکہ خدا تعالیٰ ان سے بہت قریب ہو جاتا ہے اور کسی قدر پردہ اپنے پاک اور روشن چہرہ پر سے جو نور محض ہے اتار دیتا ہے اور یہ کیفیت دوسروں کو میسر نہیں آتی۔ بلکہ وہ تو بسا اوقات اپنے تئیں ایسا پاتے ہیں کہ گویا ان سے کوئی ٹھٹھا کر رہا ہے اور امام الزمان کی الہامی پیش گوئیاں اظہار علی الغیب کا مرتبہ رکھتے ہیں۔ یعنی غیب کو ہر ایک پہلو سے قبضے میں کر لیتے ہیں۔ جیسا کہ چابک سوار گھوڑے کو قبضہ میں کرتا ہے اور یہ قوت اور انکشاف۔ اس لئے ان کے الہام کو دیا جاتا ہے کہ ان کے پاک الہام شیطانی الہامات سے مشتبہ نہ ہوں اور تا دوسروں پر حجت ہو سکیں۔“

اس کے بعد (ضرورت الامام ص ۲۲، خزائن ج ۱۳ ص ۲۹۵) میں لکھتے ہیں: ”بالآخر یہ سوال باقی رہا کہ اس زمانہ میں امام الزمان کون ہے۔ جس کی پیروی تمام عام مسلمانوں اور زاہدوں اور خواب بینوں اور ملہمونوں کو کرنی خدائے تعالیٰ کی طرف سے فرض قرار دیا گیا ہے۔ سو میں اس وقت بے دھڑک کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور عنایت سے وہ امام الزمان میں ہوں۔“

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اپنا الہام (تذکرہ ص ۵۷ طبع ۳) میں لکھتے ہیں کہ: ”انما امرک اذا اردت شیئا ان تقول لا کن فیکون“ یعنی خدا نے ان سے (مرزا قادیانی سے) کہا کہ: ”تو جس چیز کو کرنا چاہے تو کن کہہ دے وہ فوراً موجود ہو جائے گی۔“ اس سے یہ ظاہر ہے کہ مرزا قادیانی کو ان کے خدا سے ایسا تقرب ہے کہ بے پردہ ہو کر ان سے گفتگو کرتا اور ان کی ہر بات کو سنتا بلکہ ان سے ٹھٹھا کرتا ہے۔ طرہ یہ کہ ان کو صفت تکوین بھی دے رکھی ہے۔ اس لئے مرزا قادیانی کو چاہئے کہ ایک تاریخ مقرر کر کے اعلان دیں کہ فلاں تاریخ فلاں مقام میں سب مخالفین جمع ہوں۔ اس مجمع میں ہم ان سے صرف یہ کہہ دیں گے کہ تم سب قادیانی ہو جاؤ۔ ضرور ہے کہ یہ سنتے ہی وہ سب ان پر ایمان لائیں گے۔ اگر وہ سب ان پر ایمان نہ لائیں اور یہ کن خالی جائے تو اس روز یہ سمجھ جانا چاہئے کہ ان کے جتنے دعوے ہیں وہ سب جھوٹے ہیں اور جس طرح وہ بناوٹی مسیح ہیں۔ ویسا ہی ان کا ٹھٹھا کرنے والا خدا بھی بناوٹی خدا ہے۔ مثل مشہور ہے کہ جیسی روح ویسے فرشتے۔ بہر حال جب کہ مرزا قادیانی کو اپنے دین کی تائید اور اس کی تشہیر اور اس کو حق دکھانا منظور ہے تو ان کا یہ فرض ہے کہ ایسا اعلان جاری کریں جس سے ہزار ہا مخالفین کا مجمع ہو کر آسانی سے وقت واحد میں مقصود حاصل ہو جائے۔ اب ہم علی الاعلان مرزا قادیانی اور ان کے اتباع کو یہ کہہ دیتے ہیں کہ ان شتوق مٹاؤ میں سے کوئی ایک طریقہ احقاق حق کے لئے ضرور اختیار کرنا ہوگا۔ ہم اس کے نسبت ایک ماہ تک انتظار کریں گے۔ اگر آپ نے اس مدت میں ان تینوں طریقوں سے بھی گریز فرمایا تو قطعی طور سے تمام اہل اسلام پر واضح ہو جائے گا کہ ہماری حجت مرزا قادیانی پر قائم اور ختم ہو چکی اور مرزا قادیانی بالکل اپنے دعوؤں میں کاذب اور مفتری ہیں۔ ”اللہم انا نعوذ بک من فتنۃ المحیۃ والممات، ومن فتنۃ المسیح الدجال، اللہم احفظنا من شر الفتن، واصلح مناما ظهر منها وما بطن، اللہم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعه وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابه آمین آمین وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین“

الراقم: سید محمد عبدالجبار قادری کان اللہ لہ
معمتہ مجلس اہل سنت حیدر آباد دکن